

ہوتی ہے۔ آج کل تو بے شمار واقعات ایسے سامنے آتے ہیں کہ اولاد مان باپ کو قتل کر دیتی ہے یا چوری، ڈکیتی، دہشت گردی یا نشے میں بھلا ہو کر ماں باپ کے لیے سوہاں روح بن جاتی ہے۔ قرآن پاک میں حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہم السلام کا واقعہ آیا ہے۔ اس میں حضرت خضر اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک ایسے بیٹے کو قتل کردیتے ہیں جس سے خطرہ تھا کہ وہ باغ ہونے کے بعد ماں باپ کو اپنی سرکشی اور کفر کی بنا پر بُنگ کرے گا۔

مسلمان معاشرے میں رہتے ہوئے ایک انسان تھائی محسوس نہیں کرتا۔ یتیم کو باپ کے بد لے میں باپ، بھائی سے محروم کو بھائی کے بد لے میں بھائی، اور اولاد سے محروم کو اولاد کے بد لے میں اولاد (عزیزوں، بہن بھائیوں کی اولاد) میسر ہو جاتی ہے۔ چونکہ انما المومنون اخوة، ”ایمان والے آپس میں بھائی ہیں“، اور المسلم اخو المسلم، ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے“۔ اس لیے اولاد کے بغیر خوش گوار زندگی کا سامان اللہ کی بندگی، صبر اور اہل ایمان سے بھائی چارے کا تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (مولانا عبدالمالک)

بچیوں کا مناسب رشتہ

س: بچیوں کی تعلیم و تربیت کی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ اللہ کی توفیق سے اس پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی۔ ۲۵ سال ایسے گزرے کہ پتا ہی نہیں چلا۔ مگر جب بچیوں کی شادیوں کا معاملہ آیا تو حالات ایسے ہوئے کہ مستقل فکر نے جسمانی اور ذہنی مریض بنادیا۔ بچیوں کی شادی کی عمر گزرتی جا رہی ہے لیکن کوئی صورت بنتی نظر نہیں آ رہی، جب کہ ہم فرض نمازوں کے علاوہ بھی دعائیں کرتے ہیں اور دوا (شادی کرنے والیوں سے رابطہ) بھی۔ لوگ وظائف پڑھنے کا بھی مشورہ دیتے ہیں۔ کیا قبولیت دعا میں ان کی کوئی افادیت ہے؟ ہمیں تو یوں لگتا ہے کہ ہماری دعائیں قول ہی نہیں ہوتی ہیں۔

ج: آپ نے لڑکیوں کی شادی میں تاخیر سے پیدا ہونے والی صورت حال کا ذکر کیا ہے۔ فی الواقع یہ مسئلہ دونوں فریقوں کو یکساں طور پر فکر کی دعوت دیتا ہے۔ آج نہ صرف لڑکوں کے لیے بلکہ لڑکوں کے لیے بھی مناسب رشتے کا ملنا جوے شیر لانے سے کم نہیں ہے۔ قرآن کریم میں سورہ القصص کی آیات ۲۸ تا ۲۴ کا مطالعہ فرمائیں تو حضرت موسیٰ کی دعا کا ذکر ملتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے چند لمحات میں ہی انھیں جائے امن اور مناسب رشتے سے نوازا۔ آیت ۲۴ میں یہ دعا موجود ہے۔

جہاں تک لڑکوں یا لڑکوں کے رشتے کا تعلق ہے، عموماً اچھے رشتے کی تلاش میں والدین کو وقت کی تنگی کا احساس نہیں رہتا، یکے بعد دیگرے رشتے آتے ہیں اور وہ اس خیال سے کہ شاید اس سے مزید بہتر رشتہ آجائے، انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بعض اوقات ہمارے سماجی نظام میں لڑکوں کو معاشرے سے کاٹ کر رکھتے ہیں کہ اعزہ اور اقرباء کے ہاں بھی کسی تقریب میں ساتھ لے کر نہیں جاتے۔ نتیجتاً لوگوں کے علم میں یہ بات نہیں آتی کہ کس گھر میں مناسب رشتہ ہو سکتا ہے۔ اگر اس طرح کی کوئی شکل نہ پیدا ہو رہی ہو تو رسائل و اخبارات میں اشتہار کی بھی اسلام میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ اس طرح بھی رشتہ تلاش کیا جاسکتا ہے۔ یاد رہے کہ اس حوالے سے والدین اور اقرباء و احباب کی ذمہ داری قرآن کریم نے واضح کر دی ہے۔ سورہ النور میں ارشاد فرمایا گیا: ”تم میں سے جو مرد اور عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو“ (۳۲:۲۲)۔ گویا اہل خاندان ہوں یا احباب، یا اسلامی ریاست، ان سب کی ذمہ داری میں سے ایک فریضہ بے نکاح افراد کا نکاح کرنا ہے۔ اس کے لیے کوشش، رسائل کی فراہمی، رکاوتوں کا ذور کرنا اور نظام حیا کا قائم کرنا ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ دعا کے سلسلے میں یہ یاد رکھیے کہ ہم اکثر دعا کے آداب کا خیال نہیں رکھتے جو دعا قبول نہ ہونے کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات تمام آداب کے ساتھ بھی دعا کی قبولیت میں تاخیر ہو سکتی ہے جس میں سال اور میئین کی کوئی قید نہیں اور عموماً اس کا سبب یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندے کے صبر کے نتیجے میں اجر میں اضافہ فرمانا چاہتا ہے اور بعض اوقات اس تاخیر کے ذریعے سے بہت سے خطرات و مصائب سے اس کو بچا لیتا ہے۔ بہر صورت یہاں جو زحمت بندے کو ہوتی ہے اس کا حقیقی اجر وہ آخرت کے لیے محفوظ کر لیتا ہے۔ دعا کے ساتھ کثرت سے درود شریف پڑھنا دعا کی قبولیت کے امکانات کو قوی کر دیتا ہے۔ بعض علماء لکھتے ہیں کہ فخر کے بعد باقاعدگی سے سورہ یسین کی تلاوت بھی قبولیت دعا میں مددگار ہے۔ واللہ اعلم

بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)

بچوں کو فقہ کی تعلیم

س: قرآن اور فقہ کی تعلیم کے سلسلے میں اکثر ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ بعض مسائل، خصوصاً طہارت، اور حیض و نفاس کے مسائل، کیا ۱۰ سے ۱۵ سال کے بچوں اور بچیوں کو پڑھانا ضروری ہیں؟ اگر ضروری ہے تو اس قسم کے مسائل کی تعلیم کے لیے کیا طریقہ مناسب ہے؟

ج: آپ کے سوال کا تعلق ایک اہم تعلیمی اور معاشرتی مسئلے سے ہے۔ اسلام جس معاشرے کی تغیر چاہتا ہے اس کی بنیاد طہارت و پاکیزگی پر ہے۔ یہ طہارت نگاہ کی بھی ہے، ساعت کی بھی، لباس و جسم کی بھی اور